Kenaya ki tareef aur uske aqsam

B.A URDU (HONS) PART-III

Lecture-2

۵. تعریض

لغت میں تعریض کے معنی ‘چوڑا کرنا، وسیع کرنا، بڑا کرنا، مخالفت کرنا، مزاحمت کرنا، کنایہ سے بات کہنا، اشارہ سے کوئی بات جتانا، کسی معاملے کو مشکل بنا دینا ’وغیرہ ہیں۔ اصطلاح میں تعریض کنائے کی اس قسم کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اگر کوئی بادشاہ رعایا پر ظلم کر رہا ہو تو یہ کہا جائے کہ بادشاہی اس کو زیبا ہے جو رعیت کو آرام سے رکھے۔ یعنی وہ بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔ تعریض کو بالعموم کسی پر تنقید کرنے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی پر تنقید کرنا چاہتا ہے اور واضح طور پر اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس میں کسی حد تک طنز کا مفہوم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً داغ دہلوی کا شعر ہے:

ہمی بدنام ہیں جھوٹے بھی ہمی ہیں بے شک

ہم ستم کرتے ہیں اور آپ کرم کرتے ہیں

اس شعر میں داغ نے طنز کی صورت میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ آپ ہی دراصل جھوٹے ہیں اور ہم پر ستم کرتے ہیں۔

کنائے کی اس قسم کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں بھی موجودہے۔ ارشاد ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ (آل عمران۳:۲۱

’ ’ جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں، جو خلق خدا میں عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اٹھیں، ان کو درد ناک سزا کی خوش خبری سنا دو۔ ‘‘

یہاں لفظ فَبَشِّرْهُمْ میں تعریض ہے۔ اس کا معنی‘‘ خو ش خبری سنا دو’’ ہے۔ جبکہ جہنم کا عذاب درحقیقت خو ش خبری نہیں، بلکہ بری خبر ہے، مگر اسے بطور تعریض خوش خبری کہا گیا ہے۔

۶. تلویح

لغت میں تلویح کے معنی' زرد بنانا، گرم کرنا، کپڑوں کو چمکدار بنانا، تلوار کو صیقل کرنا، اشارہ یا کنایہ کرنا ہیں۔ اصطلاح میں کنائے کی ایسی قسم جس میں لازم سے ملزوم تک بہت سارے واسطے ہوں تلویح کہلاتی ہے۔ اس کی مثال سودا کا یہ شعر ہے:

الغرض مطبخ اس گھرانے کا

رشک ہے آبدار خانے کا

یہاں مطبخ کا رشک آبدار خانہ ہونا کنایہ ہے نہایت بخل سے۔ کیونکہ آبدار خانہ ہونے کو آگ کا نہ جلنا لازم ہے اور آگ کے نہ جلنے کو لازم ہے کھانے کا نہ پکنا اور کھانا نہ پکنے کو یہ بات لازم ہے کہ صاحب مطبخ نہ خود کچھ کھاتا ہے اور نہ دوسروں کو کچھ کھلاتا ہے اور اس سے بخل ثابت ہوتا ہے۔ ۱۶۱]

۷۔ رمز

اردو لغت میں رمز کے معنی 'آنکھوں ' بھنوؤں وغیرہ کا اشارہ، ذومعنی بات، پہلو دار بات، مخفی بات، طعنہ دینا، اشارہ آنکھ منہ ابرو وغیرہ سےنوک جھونک، مخفی یا پوشیدہ بات' وغیرہ ہیں۔ ادبی اصطلاح میں رمز کنائے کی وہ قسم ہے جس میں زیادہ واسطے نہ ہوں، لیکن تھوڑی بہت پوشیدگی موجود ہو۔ مثلاً یہ شعر رمز کی ایک عمدہ مثال ہے:

سیاہی منہ کی گئی، دل کی آرزو نہ گئی

ہمارے جامہ کہنہ سے مئے کی بو نہ گئی

اس میں جامہ کہنہ سے شراب کی بو کا نہ جانا کنایہ ہے اس سے کہ بڑھاپے تک میخواری کرتے رہے۔

۸۔ ایما و اشارہ

اگر کنائے میں واسطوں کی کثرت بھی نہ ہو اور کچھ پوشیدگی بھی نہ ہو تو اس کو ایما و اشارہ کہتے ہیں۔ جیسے سفید داڑھی والاسے بوڑھا آدمی مراد لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میر کا یہ شعر ایما و اشارہ کی عمدہ مثال ہے:

شرکت شیخ و برہمن سے میر

اپنا کعبہ جدا بنائیں گے ہم

اپنا کعبہ جدا بنانا، سب سے علیحدہ رہنے کی طرف اشارہ ہے۔

مجازِ مرسل، علمِ بیان کی تیسری شاخ ہے۔ اصطلاح میں یہ وہ لفظ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور علاقہ ہو۔ مثلا ''الحمد'' پڑھنے سے مراد پوری سورۂ فاتحہ ہے۔ بادل برسنے سے مراد بارش ہے، دریا بہنے سے مراد صرف پانی بہنا ہے وغیرہ۔

* مجازِ مرسل کی اقسام:۔ تمام ماہرینِ بلاغت اس بات پر متفق ہیں کہ مجازِ مرسل کی کل چوبیس قسمیں ہیں جن میں سے چند اہم حسبِ ذیل ہیں:

1: ۔ کل بول کرجزو مراد لینا:۔ مراد یہ ہے کہ جو لفظ جن معنی کے لیے وضع ہوا ہے، اس سے اُس چیز کا ایک جزو مراد لیا جائے، مثلاً: ''بازار سے سودا لانا'' بازار (کُل) بول کر ایک دکان (جزو) مراد لینا۔

مجھ سے ملتے ہی وہ بے باک ہوجانا تیرا

وہ ترا دانتوں میں انگلی دبانا یاد ہے

انگلی سے مراد انگلی کی پور ہے، یعنی کُل (اُنگلی) بول کر جزو (پور) مراد لینا۔

اور بازار سے لے آئیں اگر ٹوٹ گیا

ساغرِ جم سے میرا جامِ سفال اچھا ہے

کُل (بازار) بول کر جزو (ایک دکان) مراد لینا۔

2: ۔ جزو بول کر کل مراد لینا: اس صورت سے مراد یہ ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے لحاظ سے ''جزو'' پر ہوتا ہے، لیکن اس سے جزو کے بجائے کُل مراد لیا جائے، جیسے سورۂ فاتحہ کو ''الحمد'' کہتے ہیں اور ''کلمے'' کا اطلاق ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' پر کرتے ہیں: جیسے بقولِ فیض

رنگ پیرہن کا، خوشبو زُلف لہرانے کا نام

موسمِ گُل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام

یہاں ''موسمِ گُل'' کی ترکیب میں ''گُل'' کے لفظ سے پورا موسمِ بہار مراد لیا گیا ہے، یعنی جزو (پھول) بول کر کُل (موسمِ بہار) مراد لینا۔

جس جا ہجوم بلبل و گل سے جگہ نہ تھی

واں ہائے ایک برگ نہیں ایک پر نہیں

یہاں ''برک'' سے مراد گُل اور ''پر'' سے مراد پرندہ (بلبل) ہے، یعنی جزو بول کر کُل مراد لینا۔

3: سبب بول کر مسبب مراد لینا: اس صورت سے مراد ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے اعتبار سے "سبب" ہوتا ہے، مگر اس سے سبب کے بجائے مسبب مراد لیا جاتا ہے جیسے: "بادل خوب برسا" در حقیقت پانی برستا ہے، بادل تو سبب ہے یا یہ کہنا کہ "گرمیوں میں اس مکان میں سورج آجاتا ہے۔" یعنی دھوپ آجاتی ہے۔ سورج، سبب ہے اور دھوپ مسبب، جیسے بقولِ ناسخؔ

اس قدر کھایا تری فرقت میں غم

دل ہمارا زندگی سے سیر ہے

سیر ہونا" بیزار ہونے کے معنی میں ہے۔ سیری، غذا سے بیزاری کا سبب ہوتا ہے۔ بقولِ میر تقی میرؔ ' '

تم کوہے آٹھ پہر حرف و حکایت اُن سے

بازو جانو انہیں، چشمِ حمایت اُن سے

بازو سے مراد مددگار ہے۔ بازو سبب ہے مددگاری کا۔

4: مسبب بول کر سبب مراد لینا: اس صورتِ حال میں ایسا لفظ بولا جاتا ہے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے اعتبار سے سبب (نتیجہ) پر ہوتا ہے، جیسے مینہ برستے وقت کہنا "اناج برس رہا ہے" اس سے مراد پانی برسنا ہے، جو اناج پیدا ہونے کا ذریعہ اور سبب ہے۔ جیسے

اس کا کوئی گود کا پالا نہ تھا

گھر میں کوئی گھر کا اُجالا نہ تھا

اس شعر میں گھر کے اُجالے سے مراد اولاد ہے۔ اولاد مسبب ہے، اور اُجالا سبب ہے۔ بقولِ ذوقؔ

ہر ایک خار ہے گل، ہر گل ایک ساغرِ عیش

ہر ایک دشتِ چمن، ہر چمن بہشتِ نظیر

ساغر، شراب کی جگہ ساغرِ عیش بولا۔ شراب مسبب ہے، عیش سبب ہے۔

Dr. H M Imran

Assistant Professor

Deptt. Of urdu, S S College, Jehanabad

Email: imran305@gmail.com